بسلسلہ تحقیق و تقلید

مولانا ابو تراب محمد حسین ہزاروی مرحوم

مسئلہ رفع یدین

آمین کے بعد اہلحدیث کی تمیز کا دوسرا نشان رفع یدین ہے۔ یعنی نماز میں یہی دو باتیں ایسی ظاہر و عیاں ہیں جو اہلحدیث کو متمیز کرتی اور اُن کے ساتھ خاص طور پر نسبت کی گئی ہیں۔ آمین کے متعلق تو تفصیلاً ذکر ہو چکا ہے۔ اب ذرا رفع یدین کے متعلق بھی کچھ سن لیجیئے۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ رکوع جاتے اور سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھ کانوں یا مونڈھوں تک اسی طرح اٹھائے جائیں۔ جس طرح کہ شروع تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھائے تھے۔ اس کو رفع یدین کہتے ہیں۔

اہلِ حدیث کا یہ دعوئی ایسا صاف ہے کہ حنفیہ کو تسلیم بھی ہے اس لیے باقاعدہ علمِ مناظرہ ہم اس کا ثبوت دینے سے سبکدوش ہوئے، کیونکہ علمائے حنفیہ کو تسلیم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کی تھی۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ بعد کرنے کے چھوڑ دی۔ یعنی منسوخ ہو گئی۔ پس نسخ کا ثبوت دینا تو اُن کے ذمہ ہے۔ ہاں کرنے کا ثبوت جو ہمارے ذمہ تھا۔ خود اُن کو بھی مسلّم ہے۔ تاہم بطور اثبات، بغرض آگاہی خاص و عام ہم چند احادیث نقل کیے دیتے ہیں۔

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوٰۃ واذا کبر للرکوع واذا رفع رأسہ من	یعنی روایت ہے۔ حضرت ابنِ عمرؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اٹھاتے دونوں ہاتھ برابر مونڈھوں کے جب کہ شروع کرتے نماز اور جس وقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جس وقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے۔

الرکوع رفعهما کذلک (متفق علیہ)

اٹھاتے دونوں ہاتھ اسی طرح۔ (روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے)

حدیث دوم:۔

عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع ولا یرفع من السجدتین (بخاری ومسلم)

حضرت عمر کے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ جب نماز شروع کرتے۔ دونوں ہاتھ اٹھاتے، یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر کرتے۔ جب رکوع کرنا چاہتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے اور دونوں سجدوں میں نہ کرتے۔

تیسری حدیث:۔

عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذالک اذا قضی قرأتہ واراد ان یرکع ویصنعہ اذا رفع عند الرکوع (اصحاب السنن بخاری وجزء الرفع)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بتاتے ہیں۔ کہ آپ جب نماز کو اٹھتے تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اپنے مونڈھوں کے برابر کرتے اور جب قرأت پوری کرکے رکوع کو جاتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے۔

حدیث چہارم:۔

جو حضرت مالک بن حویرث کی روایت سے صحیح بخاری اور مسلم میں آئی ہے۔ یہی ذکر ہے کہ آپؐ مذکورہ مقام پر رفع یدین کرتے تھے۔

پانچویں حدیث:۔

جو وائل بن حجر کی روایت سے ابو داؤد اور ابن ماجہ میں مروی ہے۔ رفع یدین کرنے کو ثابت کر رہی ہے۔

چھٹی حدیث:۔

جو عمرو بن حبیب کی روایت سے ابن ماجہ میں ہے۔ رفع یدین پر ایک بین ثبوت ہے۔ا

ساتویں حدیث:۔

جو ترمذی میں محمد بن عمر بن عطاء کی روایت سے یوں وارد ہے کہ ابو حمید ساعدی نے دس صحابہ کرام کی موجودگی میں حضور صلی اللہ کا نقشہ کھینچا تو ہر رفع یدین کا ذکر بھی کیا۔ اور اس پر سب صحابہ نے کہا۔

قالوا صدقت هٰكذا صلّى النّبي صلى الله عليه وسلم (ترمذی ص۲)	یعنی کہا۔ کہ اے ابو حمید تو نے سچ کہا ہے۔ بے شک ایسے ہی حضور نماز پڑھا کرتے تھے۔ ہمارے دعویٰ کو ثابت کر رہی ہے۔

الغرض رفع یدین کرنے کی حدیثیں بہت زیادہ اور بہت قوی ہیں اور حدیث کی ایک ایک کتاب میں رفع یدین کا باب اور اس کا ثبوت موجود ہے اور سب سے بڑے اور مشہور مستند ائمہ حدیث و فقہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اچھا یہیے دور نہ جائیے ہم حنفیوں کے مسلمہ امام محمد (شاگرد امام اعظمؒ) کی کتاب ہی سے رفع یدین کا ثبوت دیتے ہیں۔ تاکہ ہر طرح سے تسلی ہو جائے۔ امام محمدؒ ہی کی محنت و مساعی اور جانفشانی سے حنفی مذہب کا سرمایہ جمع ہوا۔ (یعنی فقہ کا ذخیرہ انہی کا جمع کیا ہوا ہے۔) اپنی حدیث کی کتاب موطا میں روایت کرتے ہیں۔

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوٰة رفع يديه واذا رفع راسه من الركوع رفع يديه ثم قال سمع الله لمن حمده ثم قال ربنا ولك الحمد (موطا محشی لکھنو ص۸۷)	ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کر کے سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لك الحمد کہتے۔

کیوں صاحب! ابھی کوئی شک باقی ہے۔ ہاں رفع یدین کی منسوخی کئے متعلق جو آپ کا خیال ہے۔ تو اس کے متعلق بھی اپنے ہی گھر کا فیصلہ سنیئے۔

تلخیص الحبیر ص۸۱ زاد المعاد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تا انتقال رفع یدین کی :

زاد البیہقی فما زالت تلک صلوٰۃ حتی لقی اللہ	اور رفع یدین کے ساتھ ہمیشہ آپ کی نماز رہی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔

دیکھو نصب الرایہ تخریج ہدایہ ص۲۱۳ پس اس سے منسوخ کہنے والوں کا دعویٰ باطل ٹھہرا۔ کیونکہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال تک رفع یدین کی تو پھر نسخ کیسا ؟۔

اور سنیئے امام سندھی مدنی حنفی حاشیہ ابن ماجہ مصری ص۱۴۶ میں لکھتے ہیں۔

واما قول من قال ان ذالک الحدیث ناسخ لرفع غیر تکبیرۃ الافتتاح فہو قول بلا دلیل الی ان قال والذعم اقوی واکثر۔	یعنی جو لوگ کہتے ہیں رفع یدین کرنا منسوخ ہو گیا۔ ان کا قول غلط ہے۔ رفعیدین کرنے کی حدیثیں بہت ہیں اور بہت قوی ہیں۔

اور سنیئے فتح الباری ص۳۰۷ میں ہے۔

نقل ابن عبد البر عن ابن عمر انه قال رفع الیدین من زینة الصلوٰۃ ۔	یعنی ابن عمرؓ نے کہا کہ رفع یدین سے نماز کی زینت ہے۔
وعن عقبة بن عامر قال بکل رفع عشر حسنات بکل اصبع حسنة	اور عقبہ بن عامر نے کہا بدلے ہر رفعیدین کے دس نیکیاں ہیں۔ بدلے ہر انگلی کے ایک نیکی ہے۔

پس ان ہر دو اقوال ہی سے اندازہ لگا لیجیئے کہ اگر رفع یدین منسوخ ہو چکی ہوتی۔ تو اتنے جلیل القدر صحابی اس کی یہ عظمت و ثواب بیان نہ کرتے۔

امام بخاری نے اپنے رسالہ جزء رفع یدین میں بہت سے صحابہ کے نام لکھے ہیں۔ جو رفع یدین کیا کرتے تھے۔ اور تلخیص الحبیر و تعلیق والمغنی میں بھی بہت سے نام آئے ہیں۔ حتیٰ کہ صاحب تعلیق نے لکھا ہے کہ جملہ صحابہ ایک لاکھ چوبیس ہزار سے رفع یدین کرنا پایا جاتا

ہے۔ سوائے ابن مسعود اور چند ایک کے، ہم ذیل میں ان چند جلیل القدر صحابہ کا نام لکھے دیتے ہیں جو رفع یدین کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ۔ حضرت عمر فاروق رضؓ۔ حضرت عثمان رضؓ غنی۔ حضرت علی رضؓ۔ عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ابو قتادہ انصاری رضؓ۔ ابو سعید بدری رضؓ۔ سہیل بن سعد رضؓ۔ عبداللہ بن عمر رضؓ۔ عبداللہ بن عباس۔ انس بن مالک رضؓ، خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابو ہریرہ رضؓ۔ عبداللہ بن عمر بن عاص رضؓ۔ عبداللہ بن زبیر رضؓ۔ وائل بن حجر رضؓ۔ ابو موسیٰ اشعری رضؓ۔ ابو حمید ساعدی رضؓ۔ ام درداء رضؓ وعدۃ کثیرۃ۔ آخر کہاں تک لکھا جائے۔ زیادہ تحقیق و تفصیل مطلوب ہو تو دیکھو مذکورہ بالا کتب و فتح الباری و نیل الاوطار و ابکار المنن وغیرہ۔ الغرض اس مسئلہ کو بلحاظ کثرت روایات کے اتنا زور ہے کہ علامہ مجد الدین فیروز آبادی حنفی منصف قاموس اپنی کتاب سفر السعادت میں لکھتے ہیں۔

قد ثبت رفع الیدین فی ھذا المواضع الثلاثۃ و کثرۃ رواتہ شابہ المتواتر فقد صح فی ھذا الباب اربع مائۃ خبر و اثر و رواہ العشرۃ المبشرہ ولم یزل علی ھذہ الکیفیۃ حتی رحل عن ھذا العالم ولم یثبت شی غیرھا۔

(سفر السعادت المصری ص۱۰)

رفع یدین ان تینوں مواقع پر، نماز شروع کرنے پر۔ رکوع کرنے پر۔ رکوع سے سر اٹھانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور کثرت روایات کی وجہ سے متواتر حدیث کے مشابہ ہے۔ اس مسئلہ میں چار سو حدیثیں اور آثار آئے ہیں، عشرہ مبشرہ صحابہ کرام نے بھی ان کو روایت کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے انتقال فرمایا اس کے سوا کچھ ثابت نہیں ہوا۔

حاکم میں ہے۔

لیس سنۃ عن السنن رواہ العشرۃ المبشرۃ غیر رفع الیدین

یعنی سوائے رفع یدین کے اور کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کو عشرہ مبشرہ نے روایت کیا ہو۔

☆

الغین، یا مخالفین رفع یدین کے پاس صرف ایک روایت ابن مسعودؓ والی ہے۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے لوگوں سے کہا کہ کیا میں تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہ نماز پڑھاؤں۔ یہ کہہ کر نماز پڑھی۔ اور نماز میں صرف پہلی دفعہ ہاتھ اُٹھائے (ترمذی)

اب اس حدیث سے رفع یدین کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی علمی رنگ میں اسے سابقہ درج شدہ احادیث کا ناسخ کہا جا سکتا ہے۔ بہر کیف کچھ بھی ہو، ہم اس کا جواب اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ حنفیہ کے سرتاج اور مسلمہ عالم مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی حنفی کے الفاظ میں سنائے دیتے ہیں۔ چنانچہ مولانا مرحوم اپنی کتاب تعلیق الممجد میں لکھتے ہیں۔

لان رفع الیدین قد صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم عن الخلفاء الراشدین ثم عن الصحابۃ و التابعین ولیس فی نسیان ابن مسعود لذلک ما یستغرب فقد نسی من القرآن ما لم یختلف المسلمون فیہ وھو المعوذتان وقیام الاثنین (ونسی ما اتفق العلماء علی نسخہ کالتطبیق فی الرکوع) خلف الامام ونسی کیفیۃ جمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ ونسی ما لم یختلف العلماء فیہ من وضع المرفق والساعد علی الارض فی السجود ونسی کیف قرء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما خلق الذکر والانثٰی واذا جاز علی ابن مسعود ان ینسی مثل ھذا فی الصلٰوۃ کیف لا

رفع یدین کا کرنا آپ سے ثابت ہو چکا ہے اور آپ کے بعد چاروں خلیفوں سے اور خلفاء اربع کے بعد تمام صحابہ اور تابعین سے۔ حضرت ابن مسعود سے اس مسئلہ رفع یدین میں بھول ہوئی۔ سو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ قرآن شریف میں ایسی سورت ابن مسعودؓ بھول چکے ہیں جو اتفاقی طور پر وہ قرآن شریف میں ہے یعنی معوذتان۔ اسی طرح رکوع میں حضرت ابن مسعودؓ کا دونوں ہاتھوں کو گھٹنے کے بیچ میں رکھنا بھی باعث نسیان ہے اور اگر دو آدمی ہوں تو امام کے دائیں بائیں کھڑے ہوں۔ یہ بھی ابن مسعودؓ کی بھول ہے اور عرفہ میں جمع بین الصلوتین کی کیفیت کا مسئلہ بھی آن پر پوشیدہ رہا۔ اسی طرح سجدہ کی حالت میں کہنی اور بازو کا زمین پر

یجوز مثلہ فی رفع الیدین ٹیک دینا بھی ان کی بھول ہے اور
انتہٰی کلامہ قرات وما خلق الذکر والانثی بھی اُن
کی بھول کا باعث ہے۔

ف

اور جب ابن مسعود رضؓ پر اتنی بھولیں اور سہو جائز اور درست بالاتفاق سمجھی
جاتی ہیں تو رفع یدین میں ان کی بھول کو کیوں جائز نہیں سمجھا جاتا۔

ترجمان کی ایجنسیاں

- ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ سیالکوٹ۔
- قریشی بک ڈپو شکر گڑھ۔ ضلع سیالکوٹ۔
- محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صابن، بازار ناندلیانوالہ ضلع فیصل آباد
- حاجی ملک محمد ابراہیم صاحب دکاندار مین بازار ٹیکسلا، تحصیل وضلع راولپنڈی۔
- مولانا محمد عبداللہ صاحب، خطیب جامع اہلحدیث، صدر، راولپنڈی۔
- حکیم محمد یوسف صاحب زبیدی جامع مسجد اہلحدیث، شاہ فیصل شہید روڈ لعل چند باغ میر پور خاص (سندھ)
- منشا بک سٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ ٹاؤن۔
- خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں، ضلع ملتان۔
- "مکتبہ وہابیہ" ہاشمی کالونی۔ گوجرانوالہ
- مرکز ادب حسین آگاہی، ملتان شہر۔
- محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ، عباس سائیکل ورکس، بلاک نمبر ۱۹، سرگودھا۔
- مولانا محمد اسماعیل صاحب خادم مسجد امین پور بازار، فیصل آباد
- میاں عبدالرحمان حماد صاحب خطیب جامع مسجد اہل حدیث، قبولہ ضلع ساہیوال۔
- محمود برادرز کریانہ مرچنٹس، چمن بازار، ہارون آباد، ضلع بہاولنگر۔
- محمد الیاس صاحب کمبوہ، کمبوہ ہوٹل، شہدادکوٹ۔ لاڑکانہ (سندھ)
- کاشانۂ ادب، چوک نیلا گنبد۔ لاہور۔